Name of Scholar : Moghees Ahmad
Name of Surpervisor: Prof. Abdul Halim
Name of Department: Department of Persian, F/o Humanities and Languages, JMI, New Delhi
Title : مثنوی معنوی مولانا روم کے دو اہم اردو تراجم کا تنقیدی جائزہ

Abstract

Keywords: Mathnavi, Manvi, Rum, Trajim, Moghees

ساتویں صدی ہجری اسلامی تاریخ میں کئی لحاظ سے اہم ہے، اس عہد میں اہل اسلام کو گونا گوں آزمائشوں کا سامنا رہا، مثلاً؛ صلیبی جنگیں، منگولوں کے حملے اور مسلم حکمرانوں کی آپسی ناچاقی وغیرہ۔ یہ وہ اسباب تھے جو مسلم اقوام کے لیے طوفان نوح ثابت ہو رہے تھے۔ ایسے پرآشوب عہد میں مولانا رومی کی آمد ہوتی ہے، جو ایک پژمردہ اور حالات وحوادث کی ستائی ہوئی لاچار قوم کے دلوں میں نئی امنگ، نیا جوش اور امید کی ایک نئی قندیل روشن کرنے کا کام کرتے ہیں۔

مولانا جلال الدین رومی جو 'خداوندگار' کے خطاب سے سرفراز تھے، 'مولانائے روم'، 'مولانا رومی' یا 'مولوی رومی' جیسے کئی ناموں سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ کے آثار میں ''کلیات شمس یا دیوان کبیر'' جو فارسی، عربی اور ترکی میں کہی گئیں مولانا کی 3500 غزلیں اور 2000 رباعیات کے علاوہ رزمیہ نظمیں، قصیدے، مقطعات وملمعات پر مشتمل ہے۔ ''فیہ مافیہ'' ان کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ ''مجالس سبعہ'' مولانا کے خطبات کا مجموعہ ہے اور ''مکتوبات'' مولانا کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

مولانا کا سب سے اہم شاہکار ان کی شہرۂ آفاق ''مثنوی معنوی'' ہے جو 6 بسیط دفاتر پر مشتمل تقریباً 26 ہزار اشعار کو محیط ہے، جس میں اخلاق وعقائد کی باتیں نہایت پرکشش اور دلچسپ پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ ''مثنوی معنوی'' دراصل عملی حرارت پیدا کرنے والی ایک ایسی چنگاری ہے جو اپنی ابتدائے تخلیق سے تاہنوز پیہم سلگ رہی ہے اور ہر شخص اپنی فہم و فراست کے مطابق اس سے حرارت حاصل کر رہا ہے۔ ''مثنوی معنوی'' درحقیقت جوش و جذبہ، ہمت وحوصلہ، جدو جہد اور متواتر محنت کی جیتی جاگتی مثال ہے، یہ کسی خاص خطہ، قوم یا مذہب تک محدود نہیں بلکہ ابدی وآفاقی ہے اور زمان ومکان کے حصار سے صدہا صدی اور ہزار ہا ہزار فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔

''مثنوی معنوی'' اپنی سادگی، صفائی، سلاست و روانی، منقولات و معقولات، نصیحت آمیز جملوں، تلمیحات و استعارات اور دلچسپ واقعات وتمثیلات کی وجہ سے عوام وخواص میں ہمیشہ سے مقبول رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ آغاز تصنیف سے آج تک کے دانشوران نے مختلف زبانوں میں اس کے تراجم وشروحات لکھ کر ''مثنوی معنوی'' میں موجود معانی کے سمندر سے چشمے بہائے ہیں۔ زیر نظر مقالہ کا عنوان " A Critical Study of Tow Important Urdu Translations of Mathnavi-e-Manvi-e- Maulana Rum" 'مثنوی معنوی مولانا روم کے دو اہم اردو تراجم کا تنقیدی جائزہ' ہے۔ یہ مقالہ چار ابواب، خلاصہ اور کتابیات پر مشتمل ہے:

باب اول: 'مولانا جلال الدین رومی: معاصرین، محققین اور تذکرہ نگاروں کی نظر میں' ہے۔ اس میں مولانا رومی کے حالات زندگی، ولادت، نام ونسب، تخلص، تعلیم وتربیت، تدریس، دعوت وتذکیر، اثر شمس تبریزی، وفات، مولانا کے اخلاق و

عادات،اقوال اور آثار کو معتبر تذکرہ نگاروں اور مولوی شناس محققین کی آرا کو ملحوظ خاطر رکھ کر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب دوم: 'مثنوی:تعریف،تاریخ،روایت اور عصر حاضر میں ''مثنوی معنوی'' کی اہمیت وافادیت' ہے۔اس باب میں مثنوی کا مادہ،اس کا معنی ومفہوم،اس کی تاریخ،اس کا آغاز وارتقا اور اس صنف میں طبع آزمائی کرنے والے کچھ اہم شعرا اور ان کی معروف مثنویوں کا بالعموم اور تصوف کے موضوع پر صنف مثنوی میں لکھنے والے شعرا کے آثار کا بالخصوص جائزہ پیش کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں ''مثنوی معنوی'' کی اہمیت اور عصری معنویت پر سیر حاصل بحث بھی ہے۔

باب سوم: 'مثنوی معنوی کے مختلف تراجم وشروحات کا جائزہ' ہے۔اس میں ''مثنوی معنوی'' کے تراجم و شروحات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ تصنیف کے وقت سے آج تک اس پر کس نوعیت کی کہاں اور کونسی زبانوں میں کام ہوا۔ان کے لکھنے والے،سال اشاعت اور اس کی دستیابی کے تعلق سے معلومات فراہم کرائی گئی ہے۔

باب چہارم: 'مثنوی معنوی مولانا روم کے دو اہم اردو تراجم کا تنقیدی جائزہ' ہے۔یہ اس تحقیقی مقالے کا اصل باب ہے۔اس باب میں سب سے پہلے دو اہم اردو تراجم کا علاحدہ علاحدہ جائزہ لیا گیا ہے، پھر ان دونوں تراجم کی منجملہ خصوصیات اور مابہ الامتیازات کی نشان دہی کر کے ایک متوازن رائے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالہ برائے پی ایچ ڈی
مقالہ نگار: مغیث احمد
شعبہ فارسی،فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجز
جامعہ ملیہ اسلامیہ،نئی دہلی-25

☆☆☆